فلسفہ معراج رسول ﷺ

محمد منشاء کاشف
فیصل آباد

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ رسول اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قال اللہ تعالیٰ سبحا ن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الا قصیٰ الذ ی بٰر کنا حولہ لنریہ من آیا تنا انہ ھو السمیع البصیر (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 1)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے حضرت محمد ﷺ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا گردو پیش کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے غرض یہ تھی کہ ہم اس کو اپنے نشانات قدرت دکھائیں بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

تشریح: اسراء کے معنیٰ رات کو چلانے یا لے جانے کے ہیں

چونکہ آنحضرت ﷺ کا یہ حیرت آنگیز معجزانہ سفر رات کو ہوا تھا اس لئے اس کو اسراء کہتے ہیں اور قرآن نے اسی لفظ سے اس کو تعبیر کیا ہے سبحا ن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا پاک ہے وہ اللہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو لے گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے رات کے قلیل عرصہ میں حضرت محمد مصطفیٰ جسد عنصری کے ساتھ بیداری کی حالت میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کرائی اسی سیر کا نام معراج ہے۔ معراج عروج سے نکلا ہے جس کے معنیٰ اوپر چڑھنے کے ہیں چونکہ احادیث میں آپ نے لفظ عرج بنا کا جملہ استعمال فرمایا یعنی مجھ کو اوپر چڑھایا گیا مروی ہے اس لئے اسکا نام معراج پڑا۔ اس آیت میں واقعہ معراج کا بیان ہے جو ہمارے رسول اللہ کا ایک خصوصی اعزاز اور امتیازی معجزہ ہے جو اس آیت کی نص قطعی سے ثابت ہے اور معراج کا ذکر جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا وہ سورۃ نجم کی آیت میں ہے اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے بعبدہ اس مقام اعزاز و کرام میں لفظ بعبدہ ایک خاص محبوبیت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ حق تعالیٰ کسی کو خود فرمادیں کہ یہ میرا بندہ ہے اس سے بڑھ کر کسی بشر کا بڑا اعزاز نہیں ہوسکتا حضرت مولانا حسن دہلوی نے خوب فرمایا

بندہ حسن بصد زبان گفت کہ بندہ توام
تو بزبان خود بگو بندہ نواز کیستی

یہ ایسا ہی ہے جسے ایک دوسری آیت میں عباد الرحمٰن الذین الاخ فرما کر اپنے مقبولان بارگاہ کا اعزاز بڑھانا مقصود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ اللہ کا عبد کامل بن جائے اسلئے کہ خصوصی اعزاز کے مقام پر آپ کی سی صفت کمال میں صفت عبدیت کو اختیار کیا گیا اور اس لفظ سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی مقصود ہے کہ اس حیرت انگیز سفر سے جس میں اول سے آخر تک سب مافوق الفطرت معجزات ہی ہیں کسی کو خدائی وہم نہ ہو جائے جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے عیسائیوں کو دھوکا لگا ہے اس لئے لفظ عبد کہ کر بتلا دیا کہ ان تمام صفات وکمالات اور معجزات کے باوجود آنحضرت ﷺ اللہ کے بندے ہی ہیں خدا نہیں اور نہ ہی نور من نور اللہ ہیں اس آیت سے ان لوگوں کا رد ہے جو کی نبی اکرم کو بشر یعنی بندہ نہیں مانتے اور کہتے ہیں

محمد کے درجے کو پا کوئی نہیں سکتا
بشر عرش تو ن پار جا کوئی نہیں سکتا

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپؐ کو معراج مکہ سے بیت المقدس تک پھر وہاں سے آسمانوں تک عالم بیداری میں ہوئی اکثر سلف وخلف کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ عبد کا لفظ جسم اور روح دونوں کے مرکب پر بولا جاتا ہے نہ صرف روح پر چنانچہ آیت ھما نزلنا علیٰ عبدنا میں جو ذات وصفات مراد ہے وہی آیت یہاں بھی ہے۔

معراج کے جسمانی ہونے پر دلائل:

قرآن مجید کے ارشادات اور احادیث متواترہ سے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ ثابت ہے کہ اسراء ومعراج کا تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جیسے عام انسان سفر کرتے ہیں قرآن کریم کے پہلے ہی لفظ ''سبحان'' میں اس طرف اشارہ موجود ہے کیونکہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتی تو اس میں کونسی عجیب بات ہے۔ خواب تو ہر مسلمان بلکہ انسان دیکھ سکتا ہے کہ میں آسمان پر گیا فلاں فلاں کام کے لئے۔ دوسرا اشارہ لفظ عبد سے اسی طرف ہے کیونکہ عبد صرف روح نہیں بلکہ جسم وروح کے مجموعے کا نام ہے اس کے علاوہ واقعہ معراج آنحضرت ﷺ نے حضرت امّ ہانیؓ کو بتلایا تو انہوں نے حضرت کو یہ مشورہ دیا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کریں ورنہ لوگ اور زیادہ تکذیب کریں گے۔ اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو اس میں تکذیب کی کیا بات تھی۔ پھر جب آنحضرت ﷺ نے لوگوں پر اس کا اظہار کیا تو کفار مکہ نے اس کی تکذیب کی اور مذاق اڑایا یہاں تک کہ بعض نومسلم اس کو سن کر مرتد ہوگئے اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو ان معاملات کا کیا امکان تھا اور یہ بات اس کے منافی نہیں کہ آپ کو اس سے پہلے اور بعد میں کوئی معراج روحانی بصورت خواب بھی ہوئی ہو۔ جمہور کے نزدیک آیت قرآن وما جعلنا الرویا التی ارینک میں رویا سے مراد رویت ہے مگر اس کو بلفظ رویا (جو اکثر خواب دیکھنے کے) معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ تعبیر

کرنے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس معاملہ کو تشبیہ کے طور پر رؤیا کہا گیا ہو کہ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی خواب دیکھ لے اور اگر رؤیا کے معنیٰ خواب ہی کے لئے جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ واقعہ معراج جسمانی کے علاوہ اس سے پہلے یا پیچھے یہ معراج روحانی بطور خواب بھی ہوئی ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے اس واقعہ کا خواب ہونا بھی منقول ہے وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ معراج جسمانی نہ ہوئی ہو ۔تفسیر قرطبی میں ہے کہ احادیث اسراء کی متواتر ہیں اور نقاش نے بیس 20 صحابہ کرام کی روایات اس بارے میں نقل کی ہیں اور قاضی عیاض نے شفا میں اور زیادہ تفصیل دی (قرطبی) اور امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ان تمام روایات کو پوری طرح جرح وتعدیل کے ساتھ نقل کیا ہے پھر پچیس صحابہ کرامؓ کے اسماء ذکر کرتے ہیں جن سے یہ روایات منقول ہیں ان کے اسماء یہ ہیں (1) حضرت عمر بن خطابؓ (2) حضرت علی المرتضیٰؓ (3) حضرت ابن مسعودؓ (4) حضرت ابوذر غفاریؓ (5) حضرت مالک بن صعصہؓ (6) حضرت ابو ہریرہؓ (7) حضرت ابوسعیدؓ (8) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (9) حضرت شداد بن اوسؓ (10) حضرت ابی بن کعبؓ (11) حضرت عبدالرحمٰن بن قرصؓ (12) حضرت ابو حیہؓ (13) حضرت ابولیلیٰؓ (14) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (15) حضرت عبداللہؓ (16) حضرت حذیفہ بن یمانؓ (17) حضرت بریدۃؓ (18) حضرت ابوایوب انصاریؓ (19) حضرت ابو امامہ باہلیؓ (20) حضرت سمرۃ بن جندبؓ (21) حضرت ابوالحمراءؓ (22) حضرت صہیب رومیؓ (23) حضرت ام ہانیؓ (24) حضرت عائشہ صدیقہؓ (25) حضرت اسماء بنت

اس کے بعد ابن کثیر نے فرمایا فحدیث الا
مع علیه المسلمون واعرض عنه
لحدون ۔واقعہ اسراء کی حدیث پر تمام
ہ صرف ملحد وزندیق لوگوں نے اس کو نہیں مانا۔

تشریح: اسراء کی حدیث پر مسلمانوں کا اجماع ہے لیکن زندیق اور بے دین ان کو تسلیم نہیں کرتے بعد ازاں یہ آیت لکھی ہے ۔**یریدون لیطفعو ا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون (سورة الصف.8)**

ترجمہ: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے خواہ کافر ومشرک اسکو کتنا ہی گراں سمجھیں۔ کسی نے خوب فرمایا ہے

۔نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چاغ بجھایا نہ جائے گا

گویا ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ہو کر معراج کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہاں اپنے غیر مسلم ہونے کا اعلان کرے پھر کوئی پابندی نہیں ہوگی شتر بے مہار خواہ احادیث چھوڑ کر قرآن کا بھی انکار کردے تو مضائقہ نہیں ہوگا۔ دیگر انبیاء کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عجائبات دکھائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے مردوں کو زندہ کیا اور فرمایا **واعلم ان الله علیٰ کلّ شیء قدیر** (البقرہ 260 ' 259) یقین رکھیے کہ اللہ بڑا زبردست، بڑا حکمت والا دوسری جگہ فرمایا **و کذلک نری ابراهیم ملکو ت السموات والارض (الانعام)** اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھائی ۔موسیٰ علیہ السلام کو بھی انوار الٰہی کی تجلیات کوہ طور پر دکھائی گئیں جو ان سے برداشت نہ ہوسکیں تو **فخرّ موسیٰ صعقا (الاعراف)** موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق تورات میں ذکر ہے (سیرۃ النبی جلد ۳ صفحہ ۳۹۴) اور دیگر انبیاء سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرائی اور پھر شرف ہمکلامی عطا فرما کر نماز، خواتیم سورۃ البقرہ اور شرک نہ کرنے پر مغفرت کا تحفہ امت محمدیہ کے لئے عنایت فرمایا (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۱۷۔ باب فی المعراج) تو یہ اسکی عنایت ہے اور فضل ہے کیونکہ آپ ﷺ افضل الرسل اور سید ولد آدم ہیں۔

وجوہات انکار: معراج جسمانی کا انکار تین وجہ سے ہوتا ہے۔

(اول) معراج قدرت کے قانون سے خارج ہو (دوم) واقعہ معراج تسلیم کرنے سے کسی اصول کی تردید ہوتی ہو (سوم) واقعہ معراج ظہور میں نہ آیا ہو۔

تنقید نظر: پہلی وجہ کی بنا پر معراج سے اس لئے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ واقعہ میں معراج قدرت کے قانون سے خارج نہیں ہے بلکہ قدرت کا قانون انسانی مشاہدہ سے وسیع تر ہے وہ ایسے واقعات ظاہر کرنے پر قادر ہے جو انسانی مشاہدہ میں کبھی آتے ہیں اور نہ وہاں اسباب وعلل کا سوال پیدا ہوتا ہے چنانچہ دنیا میں ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جو انسان کے سابقہ قائم کردہ نظریات کے سراسر خلاف ہوتے ہیں اس لئے جن لوگوں نے قدرت کی تعریف انسانی مشاہدات اور اسباب وعلل کے ساتھ کر کے واقعہ معراج سے انکار کیا ہے انہوں نے قدرت کے مقام کو سمجھا ہی نہیں۔ سرسید احمد اور ان کے ہم خیال لوگوں نے اسی بنا پر جسمانی معراج سے انکار کیا ہے۔

دوسری وجہ: یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ واقعہ معراج قدرت کے قانون میں داخل ہے اس لئے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوسکتا کہ واقعہ معراج قدرت کے کسی دوسرے اصول کی تردید کرتا ہے۔ رہا کسی انسان کا اپنا وضع کردہ عقیدہ اور نظریہ ہو اسکو ثابت کرنے کے لئے معراج جسمانی کو غلط قرار دینا صریحاً حق کی تکذیب کرنا ہے چنانچہ مرزائی جماعت کے معراج جسمانی سے انکار کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ معراج کو تسلیم کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی زندگی سے یہ کہ انکار نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی انسان جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر نہیں رہ سکتا۔

تیسری وجہ: یہ بھی نہیں ہوسکتی اس لئے کہ معراج ایک ایسا واقعہ ہے جس کے ظہور پر عقلی اور نقلی دلائل بکثرت موجود

ہیں۔

پہلی دلیل قرآن کی روشنی میں: معراج کے دو حصہ ہیں آسمانی معراج کا ذکر سورۃ النجم میں ہے اور زمینی سفر کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں بیان کیا ہے اور وہ یہ آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً (الایۃ) ہے یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے قلیل عرصہ میں سیر کرائی اس آیت میں معراج جسمانی ہونے کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج کو سبحان کے لفظ سے شروع کیا اور سبحان تسبیح کا لفظ ہے جو عظیم امور پر بولا جاتا ہے اگر واقعہ معراج روحانی طور پر ہوتا تو تسبیح کا استعمال بے محل تھا کیونکہ خواب ایک معمول اور عام شے ہے۔

دوسری دلیل: اس آیت میں عبد کا لفظ ہے عبد کا اطلاق حقیقت میں روح مع الجسد پر ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورﷺ کو معراج جسمانی ہوئی تھی۔

تیسری دلیل: سورۃ النجم میں ہے ما زاغ البصر وما طغی کہ معراج کی رات آسمان پر حضور کی آنکھ نے واقعات دیکھنے میں کوئی کجی اور بے احتیاطی نہیں کی آیت مذکورہ میں حضور کی بصر وآنکھ کا ذکر ہے بصر جسم کا ایک حصہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضور کو معراج جسمانی ہوا تھا۔

چوتھی دلیل. تاریخ کی روشنی میں: حضورﷺ نے واپسی پر معراج کے واقعہ کو لوگوں کے سامنے بیان کیا آپﷺ کے بیان کو کفار نے جھٹلایا اور فجاء فاسق الی ابی بکر فذکر لہ فقال اشھد انہ صادق فقال او تصدقہ بانہ اتی الشام فی لیلۃ واحدۃ ثم رجع الی مکۃ قال نعم انی اصدقہ بابعد من ذلک اصدقہ بخبر السماء (فتح الباری) ایک فاسق ابوبکرؓ کے پاس آیا اور حضورؐ کا ذکر کیا تو ابوبکرؓ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضورؐ بالکل سچے ہیں یہ سنکر کافر کہنے لگا کہ پھر تو محمدﷺ کی اس بارے میں تصدیق کرے گا وہ ایک ہی رات میں ملک شام جاکر مکہ میں واپس آگیا ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ وہ بڑی بات نہیں میں تو اس سے بھی زیادہ آسمانوں کی باتوں میں حضورؐ کی تصدیق کرتا ہوں۔ مولانا سید سلیمان ندویؒ نے حضرت ابوبکرؓ کے اس واقعہ کو سنداً مشکوک بتلایا ہے دیکھئے سیرۃ النبیؐ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷۔ غور کیجئے اگر حضورؐ کو معراج جسمانی نہیں ہوئی تھی اور وہ تمام واقعات آپؐ کی روح مبارک نے خواب ہی میں دیکھے تھے تو کفار مکہ نے حضورؐ کے بیان کی تصدیق کیوں نہیں کی نیز حضرت ابوبکرؓ نے کفار مکہ کو یہ جواب دے کر کیوں خاموش نہیں کیا کہ یہ ایک خواب تھا اور خواب دیکھنا کوئی تعجب خیز بات نہیں آخر تم بھی تو عجیب وغریب خواب دیکھا کرتے ہو کافروں کا معراج کی تصدیق نہ کرنا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ حضورﷺ کو معراج جسمانی ہوئی تھی۔

پانچویں دلیل: جب حضورﷺ نے معراج کا واقعہ بیان کیا تو کفار نے آپ کی تکذیب کرتے ہوئے کہا اگر تم سچے ہو تو مسجد اقصیٰ کے حالات بیان کرو چونکہ حضورﷺ مسجد اقصیٰ کے حالات اور کیفیت معلوم کرنے کے لئے نہیں گئے تھے کہ آپؐ کو مسجد کے حالات سے مکمل واقفیت ہوتی اس لئے جواب دینے میں ذرا تامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت حضور اکرمؐ کو اس طرح سچا کیا کہ درمیانی حجاب دور کرکے مسجد اقصیٰ کو آپ کے سامنے کر دیا کافر اس کے متعلق جو سوال کرتے آنحضرتﷺ اس کا صحیح جواب دے دیتے کافروں نے ایک اور سوال کیا کہ ہمارا تجارتی قافلہ ادھر گیا ہوا ہے وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے حضورؐ نے فرمایا کہ میرا گزر رفلاں قبیلہ پر فلاں مقام پر ہوا ان کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا وہ اسکی تلاش میں تھے وہاں پانی کا ڈھکا ہوا پیالہ پڑا تھا پیاس لگی ہوئی تھی میں نے پانی پی کر پیالہ بدستور رکھ دیا۔ کفار نے قافلہ کی مردم شماری اونٹوں کی گنتی اور سامان کی کیفیت پوچھی حضورؐ نے ان باتوں کا صحیح صحیح جواب دیا اور فرمایا کہ وہ قافلہ منزلیں طے کرتا ہوا آرہا ہے اس کے آگے ایک گندمی رنگ کا اونٹ ہے جس پر دو بورے طعام کے لدے ہوئے ہیں ایک بورہ سفید اور دوسرا سیاہ ہے کل مقام ثنیہ میں پہنچ جائے گا۔ صبح ہوئی قافلہ ٹھیک بتائے ہوئے وقت اور جگہ پر پہنچ گیا کفار نے اس قافلہ سے حالات معلوم کئے تو قافلہ نے وہی حالات بتلائے جن کی خبر حضورؐ نے کفار کو دی تھی (تفسیر ابن کثیر) (سیرۃ النبیؐ) لیکن افسوس کفار نے صداقت وحقانیت کو دیکھا اور حق کو قبول نہیں کیا۔ یہ واقعہ بھی صحیح نہیں ملاحظہ سیرۃ النبیؐ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷۔

چھٹی دلیل. پادری کی شہادت: ابوسفیانؓ نے کہا ہمیں قیصر روم کے دربار میں دعوت دی گئی اس وقت جہالت کا زمانہ تھا میں نے دوران گفتگو میں قیصر روم کو کہا کہ آپ کو ایسی بات نہ بتائی جائے جس سے ثابت ہو کہ محمدﷺ جھوٹا ہے قیصر روم کہنے لگا وہ کیا ہے میں نے کہا سنیئے۔ محمدؐ کا بیان ہے کہ میں ایک ہی رات میں مکہ سے اقصیٰ جاکر واپس آیا ہوں دربار قیصر نے پوچھا وہ کیسے پادری نے جواب دیا کہ میں ہمیشہ مسجد کے دروازے بند کر کے سویا کرتا تھا میں نے اس رات تمام دروازے بند کردیئے مگر ایک دروازہ بند نہ ہوا حالانکہ ملازمین اور حاضرین نے بھی دروازہ بند کرنے کی بڑی کوشش کی آخر کار میں نے کاریگروں کو بلایا وہ غور کر کے کہنے لگے کہ اس پر بالائی دیوار کا بوجھ پڑ گیا ہے اس لئے اب تو ہم اسکو حرکت نہیں دے سکتے صبح پھر غور کریں گے چنانچہ میں اس دروازہ کو کھلا چھوڑ کر چلا گیا صبح ہوئی تو میں آیا اور مسجد کے کونے والے پتھر میں ایک سوراخ دیکھا اس میں سواری باندھنے کے آثار معلوم ہوتے ہیں یہ دیکھ کر میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا آج رات دروازہ بند نہ ہو سکنے کی وجہ یہ ہے کہ رات اللہ کا کوئی نبی آیا ہے جس نے یہاں نماز پڑھی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳) یہ واقعہ بھی صحیح نہیں یہ واقدی سے مروی ہے جو مشہور کذاب راوی ہے۔

منکرین معراج کا استدلال اور اسکا جواب: منکرین معراج جسمانی کے خلاف دو روایتو سے استدلال کرتے ہیں ایک حضرت معاویہؓ کی روایت ہے دوسری حضرت

باقی صفحہ نمبر 20 پر